ازعدالت عظمیٰ

بھارت فائر اینڈ جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔نئی دہلی

بنام

کمشنر ایف انکم ٹیکس، بئ دہلی

[کے سبّا راؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سکری، جسٹسز۔]

انکم ٹیکس-ڈیویڈنڈ کا اعلان پریمیم میں سے کسی کمپنی کو موصول ہونے والے حصص پر-رقم چاہے ڈیویڈنڈ کی وصولی -چاہے قابل ٹیکس -ڈیویڈنڈ کیا ہے -سیکشن . 8 7 . کا اثر کمپنیز ایکٹ،1956-انڈین انکم- ٹیکس ایکٹ.1922 سیکشن2(6A)

روہتاس انڈسٹریز لمیٹڈ نے 1945 میں پریمیم پر حصص جاری کیے اور اس طرح موصول ہونے والے حصص کے پریمیم کو کیپٹل ریزرو کے عنوان کے تحت الگ رکھا گیا۔31 دسمبر 1953 کو ختم ہونے والے کیلنڈر سال میں کمپنی نے 50,787 روپے کی رقم ادا کی۔ بطور منافع اپیل کنندہ کمپنی کو۔سال 1954-55 کے لیے،اس رقم پر اپیل کنندہ کے ہاتھوں میں آمدنی ٹیکس افسر کے ذریعے منافع کے طور پر ٹیکس لگایا گیا تھا۔اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا،لیکن اسے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے دوبارہ محفوظ کر لیا۔ٹریبونل نے پنجاب ہائی کورٹ کو اس سوال کا حوالہ دیا کہ آیا حقائق اور کیس کے حالات میں، 50,787 روپے کی رسید۔منافع کی رسید تھی اور ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل ٹیکس تھی۔ ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کے خلاف سوال کا جواب دیا اور مؤخر الذکر نے خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی۔اپیل کو مسترد کرنا۔

منعقد: روپے کی رسید۔ 50,787 ڈیویڈنڈ کی رسید تھی اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت قابل ٹیکس تھی کمپنیز ایکٹ، 1956 سے پہلے یہ اچھی طرح سے قائم تھا کہ حصص کے اجرا پر موصول ہونے والے پریمیم تقسیم کے لیے دستیاب منافع تھے اور کمپنیز ایکٹ 1913 کے ٹیبل اے کے ضابطہ 97 میں لفظ "منافع" کو حصص کے پریمیم کو بھی شامل کرنے کے لیے کم سمجھا جانا چاہیے۔ سیکشن۔78 کمپنیز ایکٹ 1956 کے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے کسی کمپنی کو موصول ہونے والے حصص پر پریمیم سے اعلان کردہ منافع کے ٹیکس میں کسی بھی طرح سے تبدیلی نہیں کرتا ہے۔ اگر یہ سیکشن کے علاوہ قابل ٹیکس تھا۔ 78, یہ اتنا قابل ٹیکس رہتا ہے۔

ری ہور اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1904) 2. باب۔208؛ ڈراون بمقابلہ گومنٹ۔برٹش پکچر کارپوریشن، (1937) باب 402؛ ری ڈفس سیٹلمنٹس نیشنل پروونشل بینک لمیٹڈ، بمقابلہ گریکسن، (1961) 1۔باب 923؛ لینڈ ریونیو کمشنر بمقابلہ ریڈز ٹرسٹیز، (1949) 354 E.R.1ALL، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: سول اپیل نمبر۔ 613/1963۔1958 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 2 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 12 دسمبر 1960 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے کپور، کے کے جین، بشمبر لال کھنہ اور ایس مورتی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے سی کے ڈیفٹری، اٹارنی جنرل، آر گنپتی آئیر اور آر این سچتی۔

2اپریل1964۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سکری، جے۔-اپیل کنندہ ایک جوائنٹ اسٹاک کمپنی ہے، جسے اس کے بعد ٹیکس دہندگان کہا جاتا ہے، جس کا رجسٹرڈ دفتر دہلی میں ہے۔اس کے پاس پچھلے سال (31 دسمبر 1953 کوختم ہونے والے کیلنڈر سال) روہتاس انڈسٹریز لمیٹڈ نامی ایک اور کمپنی میں 11950 'بی' ترجیحی حصص تھے۔مؤخرالذکر کمپنی نے 787 ,50 روپے کی رقم ادا کی۔ٹیکس دہندگان کو مذکورہ ترجیحی حصص پر ڈیویڈنڈ کے طور پر، اوراسسمنٹ سال1954-55 کے لیے اس رقم پر ٹیکس سیکشن کے اندر ٹیکس دہندگان کے ہاتھوں میں ڈیویڈنڈ کے طور پر لگایا گیا تھا۔2 (6A) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، انکم ٹیکس افسر کے ذریعے۔اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے ٹیکس دہندگان کی اپیل پر فیصلہ دیا کہ یہ قابل ٹیکس نہیں ہے۔تاہم محکمہ کی اپیل پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر سے اتفاق کیا اور اپیل کی اجازت دے دی۔ٹیکس دہندہ کی درخواست پر، اپیلٹ ٹریبونل نے پنجاب ہائی کورٹ کی رائے کے لیے ایک کیس بیان کیا۔ہائی کورٹ نے محکمہ کی دلیل کو برقرار رکھا اور ٹیکس دہندگان کے خلاف اس کے حوالے کردہ سوال کا جواب دیا۔تشخیص کرنے والے، سیکشن کے تحت سٹیفکیٹ حاصل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد۔66انکم ٹیکس ایکٹ کے اے (2) نے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کی اور اب اپیل نمٹانے کے لیے ہمارے سامنے ہے۔

ہائی کورٹ کو بھیجا گیا سوال مندرجہ ذیل ہے:—

" چاہے حقائق پر اور کیس کے حالات میں، 787 ,50 روپے کی رسید۔منافع کی رسید تھی اور ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت قابل ٹیکس ہے۔

سوال میں مذکور حقائق اور حالات مندرجہ ذیل ہیں۔روہتاس انڈسٹریز لمیٹڈ، جسے اس کے بعد اعلان کنندہ کمپنی کہا جاتا ہے، نے سال 1946 میں پریمیم پر حصص جاری کیے تھے

اوراس طرح موصول ہونے والے حصص کے پریمیم کو' کیپٹل ریزرو' کے عنوان کے تحت الگ رکھا گیا تھا۔اعلان کرنے والی کمپنی نے پچھلے سال مذکورہ بالا کیپٹل ریزرو میں سے ٹیکس دہندگان کے منافع کا اعلان کیا۔

ٹیکس دہندہ کے لیے فاضل وکیل ہمارے سامنے دعوی کرتا ہے کہ ٹیکس دہندہ کوموصول ہونے والی رقم سیکشن 2 (6A) میں لفظ کی تعریف کے اندر منافع نہیں ہے۔انکم ٹیکس ایکٹ۔ ان کا کہنا ہے کہ شیئر پریمیم وہ منافع نہیں تھے جوکمپنیز ایکٹ 1913 کے ٹیبل اے کے ضابطہ 97 کے تحت منافع کے طور پر تقسیم کیے جا سکیں جس میں کہا گیا ہے کہ "سال کے منافع یا کسی دوسرے غیر منقسم منافع کے علاوہ کوئی منافع ادا نہیں کیا جائے گا۔'' وہ مزید دلیل دیتے ہیں کہ یہ اعلان کنندہ کمپنی کے ہاتھوں میں ہونے والا سرمایہ کا فائدہ تھا اور سرمایہ کے فوائد کو وضاحت ٹو سیکشن 2 (6A) کے ذریعے 'منافع' کی تعریف سے واضح طور پر خارج کر دیا گیا ہے۔جس میں کہا گیا ہے کہ اس شق میں جہاں کہیں بھی "جمع شدہ منافع" کا اظہار ہوتا ہے، اس میں یکم اپریل 1946 سے پہلے یا 31 مارچ 1948 کے بعد پیدا ہونے والے سرمائے کے فوائد شامل نہیں ہوں گے۔78 کمپنیز ایکٹ 1956 کے تحت اس رقم کو ریونیو کی پہنچ سے باہر رکھا گیا ہے۔

ہمیں مخاطب کیے گئے دلائل کی طرف اشارہ کرنے سے پہلے، متعلقہ قانونی دفعات کو دوبارہ پیش کرنا ضروری ہے۔انکم ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 2 (6A) میں 'ڈیویڈنڈ' کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:-

(6A)"ڈیویڈنڈ" میں شامل ہے-
(a) کسی کمپنی کی طرف سے جمع شدہ منافع کی کوئی بھی تقسیم، چاہے وہ سرمایہ دار ہو یا نہ ہو، اگر اس طرح کی تقسیم میں کمپنی کی طرف سے کمپنی کے تمام یا اثاثوں کے کسی بھی حصے کے اپنے

حصص یافتگان کو جاری کرنا شامل ہے۔

(b)........

(c)........

بشرطیکہ

(d).......

بشرطیکہ

بشرطیکہ یہ کہ اس شق میں جہاں کہیں بھی "جمع شدہ فائدے" کا اظہار آتا ہے، اس میں یکم اپریل 1946 سے پہلے یا 31 مارچ 1948 کے بعد پیدا ہونے والے سرمائے کے فوائد شامل نہیں ہوں گے۔

کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ 78 میں لکھا ہے:-

"78.(1) جہاں کوئی کمپنی پریمیم پر حصص جاری کرتی ہے، چاہے وہ نقد ہو یا دوسری صورت میں، ان حصص پر پریمیم کی مجموعی رقم یا قیمت کے برابر رقم کسی اکاؤنٹ میں منتقل کی جائے گی، جسے "شیئر پریمیم اکاؤنٹ" کہا جائے گا؛ اور کمپنی کے شیئر کیپٹل میں کمی سے متعلق اس ایکٹ کی دفعات، سوائے اس سیکشن کے، اس طرح لاگو ہوں گی جیسے کہ شیئر پری میئم اکاؤنٹ کمپنی کا ادا شدہ شیئر کیپٹل تھا۔

(2) شیئر پریمیم اکاؤنٹ، ذیلی دفعہ (1) میں کسی بھی چیز کے باوجود، کمپنی کے ذریعے لاگو کیا جا سکتا ہے-

(a) کمپنی کے اراکین کو مکمل طور پر ادا شدہ بونس حصص کے طور پر جاری کیے جانے والے کمپنی

کے غیر جاری شدہ حصص کی ادائیگی میں؛

(b) کمپنی کے ابتدائی اخراجات کو لکھنا؛

(c) کمپنی کے حصص یا ڈبینچرز کے کسی بھی اجرا کے اخراجات، یا کمیشن کی ادائیگی یا رعایت کو تحریری طور پر ختم کرنا؛ یا

(d) کمپنی کے کسی بھی قابل واپسی ترجیحی حصص یا کسی بھی ڈبینچر کے چھٹکارے پر قابل ادائیگی پریمیم کی فراہمی میں۔

(3) جہاں کسی کمپنی نے اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے پریمیم پر کوئی حصص جاری کیے ہیں، یہ سیکشن اس طرح لاگو ہوگا جیسے حصص اس ایکٹ کے آغاز کے بعد جاری کیے گئے ہوں:

بشرطیکہ پریمیم کا کوئی بھی حصہ جو اس طرح لاگو کیا گیا ہے کہ وہ اس ایکٹ کے آغاز پر شیڈول VI کے معنی میں کمپنی کے ذخائر کے قابل شناخت حصے سے نہیں ہے، شیئر پریمیم اکاؤنٹ میں شامل کی جانے والی رقم کا تعین کرنے میں نظرانداز کیا جائے گا۔"

لفظ 'ڈیویڈنڈ' کی تعریف سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر جمع شدہ منافع کی تقسیم، چاہے وہ سرمایہ دارانہ ہو یا نہ ہو، کمپنی کی طرف سے اپنے تمام یا اپنے اثاثوں کے کسی بھی حصے کے شیئر ہولڈر کو جاری کرنا ضروری ہے، تو یہ ڈیویڈنڈ ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ روپے کی تقسیم۔ 50,787/- اعلان کنندہ کمپنی کے اثاثوں کو جاری کرتا ہے۔ لیکن یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ جمع شدہ منافع کی کوئی تقسیم نہیں تھی، کیونکہ کمپنیز ایکٹ 1913 کے ضابطہ 97، ٹیبل اے کی وجہ سے، سال کے منافع یا کسی دوسرے غیر منقسم منافع کے علاوہ کوئی منافع ادا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہا جاتا ہے

کہ اعلان کنندہ کمپنی کو موصول ہونے والے پریمیم ریگولیشن 97 کے تحت منافع نہیں تھے۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ دفعہ 78 کے نفاذ سے پہلے۔ 1956 کے کمپنیز ایکٹ، اور انگریزی کمپنیز ایکٹ کے متعلقہ سیکشن کے مطابق، یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ کمپنی حصص کے اجرا پر موصول ہونے والے پریمیم کو منافع کے طور پر تقسیم کر سکتی ہے (پامرز کمپنی لا، ٹوینٹیتھ ایڈیشن کے ذریعے)۔ صفحہ 637 پر کہا گیا ہے:

"پچھلے مشاہدات سے یہ واضح ہے کہ کمپنی کے لیے ایسے اثاثوں میں سے منافع تقسیم کرنا قانونی طور پر جائز ہے جو اس کی تجارت یا کاروبار کے نتیجے میں ہونے والے منافع کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں۔ تقسیم شدہ منافع، یا قانونی معنوں میں منافع کا مطلب کاروباری معنوں میں منافع سے کہیں زیادہ وسیع ہے: سابقہ اصطلاح میں شامل ہیں، مثال کے طور پر، ماضی کے منافع سے جمع ہونے والے ذخائر، حقیقت میں حاصل شدہ سرمائے کے منافع سے، 1947-48 قانون سازی کے ذریعے شیئر پریمیم اکاؤنٹ کی ضرورت سے پہلے، نئے حصص کے اجرا پر حاصل ہونے والے پریمیم سے، جبکہ ان میں سے کسی بھی شے کو تاجر اکاؤنٹنٹ کے ذریعے تجارتی منافع کے طور پر نہیں مانا جاتا ہے۔"

پالمر دو معاملات پر انحصار کرتا ہے: ری ہور اینڈ کمپنی لمیٹڈ، (1) اور ڈراون بمقابلہ کیومین برٹش پکچر کارپوریشن (2)۔ ری ہور (2) کے معاملے میں کمپنی نے ایک ریزرو فنڈ بنایا تھا جو ترجیحی حصص کے معاملے پر موصول ہونے والے جزوی پریمیم پر مشتمل تھا۔ کمپنی کی بیلنس شیٹ میں بیان کردہ رقم سے کم پبلک ہاؤسز کی قیمت میں گراوٹ سے پیدا ہونے والے نقصان کے بعد، اس نے سرمایہ کو کم کرنے کی اسکیم کے لیے عدالت سے منظوری کے لیے درخواست کی جس کے تحت کمپنی، ریزرو کے ایک چھوٹے حصے کو برقرار رکھتے ہوئے، ریزرو کو اس کے قابل شرح تناسب سے زیادہ اور کیپٹل اکاؤنٹ کو اس کے قابل شرح تناسب سے کم قرار دیا گیا۔ بظاہر یہ مؤقف اختیار کیا کہ یہ پریمیم سخت معنوں میں 'منافع' نہیں تھے۔ اور، اپیل پر، کمپنی کے

وکیل نے کورٹ آف اپیل کے سامنے موقف اختیار کیا کہ یہ غلط تھا۔ رومر، ایل جے نے اس تنازعہ کو درج ذیل الفاظ میں نمٹا دیا۔

"ریزرو فنڈ میں لے جانے والے سرپلس کو دوبارہ پیش کیا گیا جو اس وقت مناسب طریقے سے استعمال کیا جا سکتا تھا، اگر کمپنی نے مناسب سمجھا ہوتا تو حصص یافتگان کو مزید منافع کی ادائیگی میں اور کوئی بھی شخص شکایت نہیں کر سکتا تھا اگر انہوں نے ایسا کیا ہوتا۔

اس طرح، رومر، ایل جے نے سوچا کہ حصص کے معاملے پر موصول ہونے والے پریمیم کو منافع کے اعلان کے مقصد کے لیے استعمال کرنے میں کچھ بھی قابل اعتراض نہیں ہے۔

ڈراون کے معاملے (2) میں، ایک کمپنی نے اپنے ترجیحی حصص پر منافع ادا کرنے اور حصص کے معاملے پر کمپنی کو موصول ہونے والے جزوی پریمیم میں استعمال کرنے کی تجویز پیش کی، جو حقیقت میں کمپنی کے اثاثوں میں لگائے گئے تھے۔ مدعی نے کمپنی کو منافع کی ادائیگی سے روکنے کے لیے حکم امتناع طلب کیا۔ کلاسن، جے، کا مؤقف تھا کہ حصص پر پریمیم کے ذریعے ادا کی جانے والی رقم پر مشتمل ریزرو فنڈ کا وہ حصہ، جب تک کہ کسی خاص فنڈ میں الگ نہ رکھا جائے جو مکمل طور پر خرچ کیا گیا ہو، منافع کے مقاصد کے لیے دستیاب ہے۔ ہمیں اس معاملے میں پیدا ہونے والے دیگر نکات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم نے صرف اپنے سامنے موجود سوال سے متعلق حقائق اور نتائج بیان کیے ہیں۔ ہم یہاں گومونٹ - برٹش پکچر کارپوریشن لمیٹڈ کے آرٹیکل 129 کا تعین کر سکتے ہیں۔ آرٹیکل 129 اس طرح پڑھتا ہے؛-

"ڈائریکٹر جنرل کی منظوری سے کام لے سکتے ہیں۔ میٹنگ میں، وقتاً فوقتاً منافع یا بونس کا اعلان کیا جاتا ہے، لیکن ایسا کوئی منافع (سوائے ان قوانین کے جو واضح طور پر مجاز ہیں) کمپنی کے

منافع کے علاوہ قابل ادائیگی نہیں ہوگا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل مسٹر کپور نے مؤقف اختیار کیا تھا کہ انگریزی قانون مختلف ہے کیونکہ انگریزی قانون میں جس چیز کی ممانعت کی گئی تھی وہ سرمائے سے منافع کی ادائیگی تھی اور یہ کہ اس میں ڈائریکٹرز کو منافع سے منافع ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ یہ معاملہ مسٹر کپور کی دلیل کی تردید کرتا ہے۔ڈفس سیٹلمنٹس نیشنل پروونشل بینک لمیٹڈ، بمقابلہ گریگ سون، (1) جس پر اپیل کنندہ کی جانب سے بھرپور بھروسہ کیا جاتا ہے، اور جس کا ہم بعد میں تفصیل سے اشتہار دیں گے، جیننگز ، ایل جے، P۔926:--

"حصص کے پریمیم تقسیم کے لیے دستیاب منافع ہوتے (سی ڈراون بمقابلہ گومونٹ-برٹش پکچر کارپوریشن)"(2)۔

اس طرح یہ 1956 کے ایکٹ اور متعلقہ انگریزی ایکٹ سے پہلے اچھی طرح سے قائم تھا کہ حصص کے معاملے پر موصول ہونے والے پریمیم تقسیم کے لیے دستیاب منافع تھے۔ ہماری رائے ہے کہ ٹیبل اے کے ریگولیشن 97 میں لفظ 'منافع' کے ساتھ بھی یہی معنی منسلک ہونا چاہیے۔ اس معاملے کے پیش نظر، اس سوال پر یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ آیا یہ پریمیم ریگولیشن 97 کے تحت منافع نہیں تھے، کیا یہ لازمی طور پر انہیں سیکشن 2(6A)(a) کے اندر 'جمع شدہ منافع' کے الفاظ کے ساتھ آنے سے خارج کردے گا۔

یہ ہمارے سامنے اٹھائے گئے اگلے نکتے تک لے جاتا ہے: حصص کے کیپٹل گین کے معاملے پر موصول ہونے والے پریمیم سیکشن 2(6ا)؟ کی وضاحت کے اندر ہیں۔ اس نکتے پر ہائی کورٹ یا اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے زور نہیں دیا گیا اور ہم نے اسے تیار کرنے کی کوشش بھی

نہیں کی۔

اب آخری نکتے پر توجہ دی جا سکتی ہے۔اس سلسلے میں سیکشن کی اسکیم کی تعریف کرنا ضروری ہے۔دفعہ 78 کمپنیز ایکٹ، 1956۔ذیلی دفعہ (1) کسی کمپنی کو، جب وہ پریمیم پر حصص جاری کرتی ہے، پریمیم کو 'شیئر پریمیم اکاؤنٹ' نامی اکاؤنٹ میں منتقل کرنے کا حکم دیتی ہے اور اس کے بعد وہ کمپنی کے شیئر کیپٹل میں کمی سے متعلق ایکٹ کی دفعات کو لاگو کرتی ہے گویا کہ شیئر پریمیم اکاؤنٹ کمپنی کا ادا شدہ سرمایہ تھا۔ذیلی دفعہ (2) پھر اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ شیئر پریمیم اکاؤنٹ کا اطلاق کیسے کیا جا سکتا ہے۔یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مضمر طور پر فراہم کرتا ہے کہ اسے منافع کی ادائیگی کے مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔اس کے بعد ذیلی دفعہ (3) اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے پریمیم پر حصص کے اجرا سے متعلق ہے۔یہ مانتا ہے کہ انہیں ایکٹ کے آغاز کے بعد جاری کیا گیا ہے اور سیکشن کی دفعات کا اطلاق ہوتا ہے۔دفعہ 78 اس کا اثر وہ کمپنی ہوگی جس نے ایکٹ کے آغاز سے پہلے پریمیم پر حصص جاری کیے ہوں گے۔دفعہ 78 ایک شیئر پریمیم اکاؤنٹ کھولنا ہوگا اور اس طرح موصول ہونے والے پریمیم کو اس میں منتقل کرنا ہوگا۔اگر ایکٹ کے آغاز سے پہلے ہی کمپنی پریمیم کو اس طرح سے نمٹ چکی ہو کہ وہ کمپنی کے ذخائر کے قابل شناخت حصے کے طور پر رہنا بند کر چکے ہوں تو کیا ہوگا؟ ذیلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ اس صورت میں شیئر پریمیم اکاؤنٹ میں شامل کی جانے والی رقم کا تعین کرنے میں اس طرح سے نمٹائے گئے پریمیم کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔اگر شیئر پریمیم اکاؤنٹ بنانے کے لیے اس طرح کے پریمیم کو نظر انداز کیا جانا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سیکشن کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔دفعہ 78 اس کا ان پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔اگر ایسا ہے تو، اس بات کی تعریف کرنا مشکل ہے کہ اپیل کنندہ اس حصے کو یہ ظاہر کرنے کے مقصد کے لیے کس طرح استعمال کر سکتا ہے کہ جو پریمیم پہلے ہی تقسیم کیے جا چکے ہیں وہ تقسیم کرنے والی کمپنی کے ہاتھوں میں سرمائے کی نوعیت کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ہم یہ نہیں کہتے کہ انکم ٹیکس کے مقصد کے لیے ذیلی دفعہ (2) میں مذکور طریقوں میں سے کسی ایک میں شیئر پریمیم کی اے سی گنتی کی مستقبل کی کسی بھی

درخواست کو سرمائے کی تقسیم کے طور پر مانا جائے گا۔اس معاملے میں ہمارے عزم کے لیے ایسا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔لیکن ہم اس حصے کو برقرار رکھتے ہیں۔دفعہ 78 کمپنیز ایکٹ 1956 کے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے کسی کمپنی کو موصول ہونے والے حصص پر پریمیم سے اعلان کردہ منافع کے ٹیکس میں کسی بھی طرح سے تبدیلی نہیں کرتا ہے۔اگر یہ سیکشن کے علاوہ قابل ٹیکس تھا۔دفعہ 78؛ یہ اتنا قابل ٹیکس رہتا ہے۔

اوپر مذکور ڈفز سیٹلمنٹس (1) کا معاملہ،جس پر ماہر وکیل کا پختہ انحصار تھا،اس کی مدد کر سکتا ہے یا نہیں،اگر منافع کا اعلان 1956 کے ایکٹ کے بعد ہوا تھا۔ہماری رائے ہے کہ اس معاملے میں جو فیصلہ کیا گیا اس کا اس اپیل کے حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اختتام سے پہلے،ہم لینڈ ریونیو کمشنرز بمقابلہ ریڈز ٹرسٹیز (2) میں ہاؤس آف لارڈز کے فیصلے کا حوالہ دے سکتے ہیں۔جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل کے ذریعے انحصار کیا گیا۔یہ معاملہ متعلقہ ہوگا اگر ہم عام طور پر اس بات پر غور کر رہے ہوں کہ آیا 50,787 روپے کی رسید ہے یا نہیں۔آمدنی یا سرمایہ ٹیکس دہندہ کے ہاتھ میں تھا۔تاہم،ہائی کورٹ کو بھیجا گیا سوال محدود ہے،اور یہ ہے کہ آیا 50,787 روپے کی رسید ہے یا نہیں۔منافع اور قابل ٹیکس کی رسید تھی۔اس لیے اس معاملے کے بارے میں مزید بات کرنا غیر ضروری ہے۔

نتیجے میں،ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کے حوالے کردہ سوال کا جواب مثبت ہے۔اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور لاگت کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document